

نظرات

ربیع الاول کا مہینہ ہمیں اس آسمان کے نیچے اور اس زمین کے اوپر ہونے والے اس عظیم واقعے کی یاد دلاتا ہے جس سے بڑھ کر عظیم واقعے کا تصور انسانی ذہن کرنے سے قاصر ہے۔ یہ عظیم واقعہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کا واقعہ ہے۔ انسانی تاریخ اس واقعے پر جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔ اس لئے کہ یہ انسانیت کی معراج کی وہ سدۃ المتنبی ہے جس کے آگے تصور کے پر جلتے ہیں اور جس کے اوپر طائر وہم و خیال کو بھی پر مارنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ ظہور قدسی کے اس عظیم واقعے کی یاد منانا صرف مسلمانوں کا حق نہیں بلکہ پوری انسانیت، جن و ملانک بلکہ کائنات کی ایک ایک شے کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اظہار امتنان و تشکر کے لئے مسجدہ ریز ہو جائے۔

طلع البدر علینا من ثنایات الوداع وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

سید الانبیاء کی تشریف آوری سے کائنات کو گوہر مقصود مل گیا۔ سرور کونین کیا آئے باغ عالم میں بہار آگئی۔ حق و صداقت، خیر و صلاح، عدل و انصاف، اخوت و مساوات، علم و معرفت، دانش و حکمت، فکر و بصیرت، مجد و شرف، علو و رفعت، رأفت و رحمت، ایثار و اخلاص، طہارت و پاکیزگی، عفو و درگزر، ضبط و تحمل، صبر و رضا، دوستی و دشمنی، حلم اور رواداری کے الفاظ کو ان کے معانی مل گئے۔ زندگی کو جینے کا قرینہ آگیا۔ کوئی مانے یا انکار کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش نے زندگی کے خاکے میں وہ رنگ بھرے کہ زندگی کو مزید رنگوں کی ضرورت نہ رہی، صیغہ اللہ و من احسن من اللہ صیغہ۔ درود و سلام ہو اس ہادی برحق پیغمبر صادق رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے اسیری میں فقیری کی ایسی مثال قائم کر دی کہ اس کے بعد کوئی صاحب اسر خلق خدا کا خادم بنے بغیر مخدوم کہلانے کا مجاز نہیں ہو سکتا۔ نہ کوئی راعی اپنی رعیت کے متعلق مسئولیت کی ذمہ داری سے مبرا ہو سکتا ہے۔

(باقی صفحہ ۷۳۱ پر)

سے نشانی آچکی ہے تو تم ٹاپ اور تول پوری کیا کرو ، اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو ، اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ پیدا کرو ، اگر تم صاحب ایمان ہو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے ۔

”یا قوم اوفوا الکیل و المیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاء ہم ولا تعثوا فی الارض مفسدین“ (ہود: ۸۵) اور اے قوم! ٹاپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو ، اور زمین میں خرابی کرتے نہ بھرو ۔ زمین میں خرابی کرنا فساد برپا کرنا نہایت عام حکم ہے ، اس کا مطلب صرف نقص اسن نہیں ، ملکی قوانین ، دینی اور اخلاقی نیز معاشرتی اصولوں کی خلاف ورزی سے بھی فساد رونما ہوتا ہے ۔ دوسروں کے حقوق غصب کرنا ، کسی کے ساتھ زبردستی کرنا ، کسی کو دھوکا دینا ، دنیاوی کاروبار میں تعطل پیدا کرنا ، اپنے ذاتی مفاد کے لئے دوسروں کی سہولتوں کو برباد کرنا ، بھلے کاموں میں تعاون نہ کرنا ، اور برے کاموں کے لئے ورغلانا سب خرابی و فساد کے نتائج ہیں ۔

اسلام نے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیا ہے وہ اسی سماجی انصاف کے پیش نظر مشروع ہے ۔ غیر اسلامی ثقافت کے غلبے کے باعث آج کے مہذب سماج میں البتہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی کوشش کرنے والوں سے کہا جاتا ہے ”دوسروں کے امور میں مداخلت نہ کرو ، اور اپنی راہ لو ،“ آج سے سالہا سال پہلے کے لوگ جو اسلامی تعلیمات سے زیادہ لگاؤ رکھتے تھے ایسا کہنے والوں کو برا سمجھتے تھے ، کیونکہ ایسا کہنا اسلامی حکم کے خلاف ہے ۔ دو جھگڑنے والے گروہوں میں صلح کرانا مسلمانوں کی شان ہے اور قرآن کا فرمان ۔

سماجی انصاف کے پیش نظر اسلام نے جہاد کا حکم دیا ہے ، اور ہمیں کوشش کرنے کی تلقین کی ہے ، قرون اولیٰ میں مسلمانوں کا فریضہ تھا اپنے ملک ،

وطن اور ہم قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کوشش میں لگے رہنا ، یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ ایک طرف سترہ سالہ سپہ سالار محمد بن قاسم سندھ کو فتح کرتا ہے اور مسلمان قیدی عورتوں کو دشمنوں کے جنگل سے چھڑاتا ہے ۔ دوسری جانب موسیٰ بن نصیر ستر سال کی عمر ہو جانے پر بھی بحر اطلانتک کے کنارے پانی میں گھوڑے ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے : اے آسمان اول اے بحر بیکران ! اگر اس سے پرے بھی کوئی خطہ زمین میرے علم میں ہوتا تو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وہاں بھی پہنچنے کی کوشش کرتا ، اور آگے بڑھنے سے باز نہ آتا ۔

غرض اسلام کے نام لیوا اپنے آخری وقت تک کوشش میں لگے رہتے ہیں ، کبھی جدوجہد اور عمل خیر سے دست بردار یا ریٹائرڈ نہیں ہوتے ۔

بقیہ نظرات

یوم اقبال ہر سال کی طرح اس سال بھی آیا اور گذر گیا ۔ مگر اس مرتبہ ہر اس شخص کے تاثرات بہت مختلف ہوں گے جس کے سینے میں درد مند دل ہے ، اس لئے کہ اب کے جن حالات میں یہ یاد گار دن آیا وہ بھی بہت مختلف ہیں ۔ پاکستان کی تاریخ کے ساتھ اقبال کا نام بطور علامت کے استعمال ہوتا رہا ہے ۔ آج سے ۲۴ سال پیشتر بھی یوم اقبال آیا تھا جب اقبال کے حسین خواب کا عکس جمیل مملکت خدا داد پاکستان کی صورت میں جلوہ گر ہوا تھا ۔ یہ بین تفاوت رہ از کجا است تاہ کجا ۔ ۲۴ سال پہلے کے یوم اقبال اور ۷۲ء کے یوم اقبال میں کتنا فرق ہے ۔ اقبال نے ملت اسلامیہ کی وحدت کا خواب دیکھا تھا :-

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کا شہر پوری دنیائے اسلام نہ سہی بر صغیر کے مسلمانوں نے متحد ہو کر ایک ایسی ریاست قائم کی جو اس خواب کی تعبیر تھی مگر واٹھے افسوس کہ وہ تعبیر ادھوری رہ گئی ، ایک ملک کے مسلمان یکجا نہ رہ سکے ۔ پاکستان کا ایک حصہ اس سے الگ ہے ۔